نمودار ہوئے ہیں، لازم تھا کہ الطاف حسین بھی نمودار ہوں - اور ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری اسلامی ریاست کے والی لادینیت کے ذوقِ رندانہ کی سرمستی میں نظامِ شریعت کے خلاف جو لڑائی لڑ رہے ہیں، وہ اور کیا کیا فتنے اُبھارے گی - جب کوئی اجتماعی نصب العین دیانت داری سے اپنے اوپر اور قوم پر سایہ فگن نہ کیا جا سکا ہو تو پھر پتا نہیں ہوتا کہ خود رَو چیزیں کیا کیا اُگیں گی - ابھی تو ہم اونٹ کٹارا کو رو تے ہیں، کل یہاں شجرۃ الزقوم بھی نمودار ہو سکتا ہے - اور اس کی ساری ذمہ داری ہمارے چالیس سالہ کارپردازوں کی ہوگی - پڑھیے -

سہ چہل سالِ عمرِ عزیزت گذشت

ہمیں ہر مظلوم شخص اور ہر مظلوم گروہ سے دلی قرب اور سچی ہمدردی ہے، مگر ہم اس فارمولے کو سمجھ نہیں سکے کہ جس گروہ کو کوئی شکایت ہو وہ پاکستان بھر کے خلاف بپھر کر اُٹھ کھڑا ہو اور یا تو علیحدگی پسندی کی کلاشنکوف تان لے اور یا ایک نیا طوفانِ تصادم برپا کر دینے کے لیے پستول نکال لے - ہر کوئی اپنے اپنے مظلوموں کے ٹولے الگ الگ اکٹھے کر رہا ہے - آخر تم سب لوگ سارے ہی مظلوموں کو اپنا کیوں نہیں سمجھتے اور ان سب کے لیے اکٹھے ہی آواز کیوں نہیں اُٹھاتے -

بصورتِ موجودہ مختلف لسانی، نسلی اور علاقائی گروہوں کی عصبیتوں کے بڑھتے ہوئے نشے کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ طرح طرح کے ٹکراؤ اور تصادم پیدا ہوں اور ان کی چند لہریں سامنے آ چکی ہیں -

الطاف حسین صاحب سے پوچھا گیا کہ:

"اس مسئلے کا حل کیا ہے"

الطاف حسین: "ان قومیتوں کے حقیقی نمائندوں سے بات چیت اس مسئلے کا حل ہو سکتی ہے - مجھے یا دوسروں کو الزام دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا" - (ص ۵۱)

یعنی عطرِ مباحث یہ نکلا کہ کوئی کسی کو الزام دے کر کسی مسئلے کو حل نہیں کر سکتا - حل کا راستہ صرف افہام و تفہیم ہے - جن مباحث کا یہ خطرہ ہے اُن کو آپ اس کتاب میں پڑھیے - طوفانی اور آتشیں الفاظ کی گولہ باریاں ہیں - جمعیت اور جماعت کے خلاف بہت گرم لاوا اُچھالا گیا ہے، اگرچہ جی - ایم سید کے لیے گوشہ خاصا نرم ہے - اتنی گنجائش ہمارے پاس نہیں کہ ہم اس کتاب کے مندرجات کے تضادات کو نمایاں کر سکیں - خود بغور پڑھیے - یہ سب "کسن آف دی سوائل" کے نکتے کی تفسیریں ہیں اور اس نکتے کی وجہ سے مسلمان

کی سرزمینوں میں ختم کیے جا رہے ہیں - اور مہاجر بن رہے ہیں - میرا خیال ہے کہ آل ورلڈ مہاجر موومنٹ چلنی چاہیے - اور کیا معلوم کل الطاف صاحب ہی اس کے سربراہ ہوں -

ہم تو صرف اس چیز کے قدر دان ہیں کہ کوئی صاحب انسانیت اعلیٰ کے موقف پر ایستادہ ہوں اور کہیں کہ میں خدا پرستانہ تڑپ کے ساتھ نیکی کی خدمت اور بدی کی مزاحمت کے لیے اُٹھا ہوں - کوئی بھی راستی کا خادم اور امن پسند اور مجسمۂ شرافت —— خواہ وہ سندھی ہو، یا مہاجر یا پٹھان یا پنجابی یا بنگلہ دیشی وہ میرا ہے - اور کوئی بھی بدی کا مریض، خواہ وہ پنجابی ہو یا بلوچی یا سرحدی یا سندھی یا کراچوی یا مہاجر، وہ میرا نہیں ہے - مہاجر اگر قاتل ہو، سندھی اگر ڈاکو ہو، پٹھان اگر سمگلر ہو، پنجابی اگر لٹیرا ہو، بلوچی اگر سازش کرے تو ان میں سے کوئی بھی میرا نہیں ہے -

یہ ہے اصل اُصول جمع ہونے اور کٹنے کا، جو انبیاء کا تعلیم کردہ ہے - ہماری خواہش یہ ہے کہ الطاف حسین ہوں یا کوئی اور طوفان خیز لیڈر، کاش کہ وہ انسانوں کو کاٹنے والی سیاسی وادیوں کی آوارگیوں کو چھوڑ کر اسلامی اصولِ اجتماع کا علم اُٹھا کر لوگوں کو حق کی حفاظت اور ظلم کے ازالے کے لیے شاہد و مجاہد بنائیں -

صرف یہ چیز آخرت تک باقی رہے گی، باقی سب کچھ موسمی گھاس کی طرح سوکھ سڑ جائے گا -

اب بھی میں اپنے ہم خیال قریبی دوستوں سے کہتا ہوں کہ "ایام کی گردش تیز کرو" - اور اتنا بھرپور کام جلد جلد کر دکھاؤ کہ بستی بستی محلے محلے اسلام کے ایسے باشعور فداکاروں کی کمیٹیاں اور حلقے بن جائیں، جن کے ہوتے ہوئے نسلیت اور علاقائیت کی لہر اور عصبیتوں پر مبنی فسادات کے طوفان عوام کو لپیٹ میں نہ لے سکیں - اور نہ ہر وقتی نعرے کا جادو ان کو اپنی گرفت میں لے سکے - اس پہلو سے اگر حق کا کام کمزور رہے گا تو باطل کو خونِ انسانی کے جام چھلکا کر رقص کرنا ہی ہوگا - آیا لوگوں کو آپ بہتر عزائم اور ارادے دے سکتے ہیں؟

آغاز اسلام میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم	از پروفیسر سید محمد سلیم - ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ، پاکستان

پتہ: ۸-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور - کاغذ سفید، رنگین سرورق - قیمت: ۱۰/- روپے

مختصر سی کتاب بہت سے اہم نکات سے بھری ہونے کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی کہ اب

تیسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔

اِس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین اور بنو امیہ کے دور میں مسلم معاشرے میں توسیعِ تعلیم کے لیے جو کوششیں ہوئیں اور جو طریقے اختیار کیے گئے۔ ان کا تذکرہ سید صاحب نے محققانہ انداز میں کیا ہے۔

قرآن خزانہ علم ہونے کے ساتھ ساتھ علمبردار تعلیم بن کر آیا۔ اور اقرا کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔ علم کی فضیلت کے متعلق ص ۱۴ پر ایک آیت کے ساتھ چند احادیث درج ہیں۔ طالبِ علم کے درجات کے متعلق مزید احادیث ص ۱۵ پر ہیں۔ اسی طرح بچوں کے والدین کو، خادموں کے مالکوں کو، طلبہ سے اساتذہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تاکیدیں فرمائیں وہ بھی شاملِ تحریر ہیں۔ پھر نصاب اور طریقہ تعلیم اور مقصدِ تعلیم و تربیت اور خواتین اور نسوان کی تعلیم کے متعلق اہم تعلیمات مذکور ہیں۔ پھر حرم مکہ، مسجد نبوی، جامع مسجد بصرہ، جامع مسجد کوفہ، جامع مسجد عمرو بن العاص اور پھر خلافتِ بنو امیہ کے مکتبوں کا ذکر ہے۔

آذربائیجان کی ایک چھاؤنی کے مسلمان مجاہدین کو حضرت عمرؓ نے بذریعہ خط جو تربیتی ہدایات دیں، اُن کی مختصر سی جھلک:۔

> جوتے پہنا کرو، چرمی موزے اتار دو۔ نشانہ بازی کی مشق کرو۔
> رکابیں کاٹ دو، اپنے لڑکوں کو تیراکی کی مشق کراؤ۔ گھوڑے کی پیٹھ پر اچھل کر بیٹھا کرو۔ دھوپ کھایا کرو۔ یہ عربوں کا حمام ہے۔ عربی میں بات چیت کرو۔ موٹا پہنو، موٹا کھاؤ۔ مشقت اور جفاکشی کی عادت ڈالو، بھائیوں کی طرح رہو۔ عیش و تنعم کی زندگی سے بچو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

یہ تھی آواز، پوری قوم کے مربی و معلم کی۔ کاش کہ آج کی کوئی مسلمان حکومت یہ راستہ اختیار کر سکتی۔